75007- جن کپڑوں کے متعلق علم نہ ہو آیا یہ حلال میں استعمال ہونگے یا حرام میں ان کے فروخت کرنے کا حکم

سوال

میں لیڈیز اور جینٹس ریڈی میڈ گارمنٹس کی کئی ایک دوکانوں کا مالک ہوں جو مختلف مارکیٹوں میں واقع ہیں، میں نے ان حالات کا مطالعہ کیا ہے جن میں لیڈیز گارمنٹس فروخت کرنا حلال ہیں، اور جب تاجر کو یہ علم ہو جائے کہ یہ لباس خریدنے والا انہیں اللہ تعالی کے حرام کردہ کام میں استعمال کریگا تو اسے یہ لباس فروخت کرنا جائز نہیں، لیکن تاجر یا ملازم کو یہ علم کیسے ہوگا کہ خریدار اسے اللہ تعالی کے حرام کردہ کام میں استعمال کریگا، وہ اس طرح کہ فروخت کرنے والا ایسی حالت میں ہو کہ اسے یہ علم نہ ہو کہ وہ ایسے کام میں استعمال کریگا ؟

پسندیدہ جواب

لیڈیز لباس فروخت کرنے والے تاجر حضرات اپنی دوکانوں میں تین حالات سے خالی نہیں ہوسکتے :

پہلی حالت :

فروخت کرنے والے کے علم میں ہو یا اس کا غالب گمان ہو کہ یہ اس لباس کا استعمال مباح اور جائز ہوگا، اور اسے کسی حرام کام میں استعمال نہیں کیا جائیگا، تو وہ یہ لباس فروخت کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

دوسری حالت :

فروخت کرنے والے کو علم ہو یا پھر اس کا غالب گمان ہو کہ یہ لباس اور کپڑے حرام کام میں استعمال ہونگے، یعنی عورت اسے پہن کر غیر محرم مردوں کے سامنے اظہار زینت کریگی، تو اس لباس اور کپڑے کا فروخت کرنا حرام ہوگا.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور تم گناہ اور برائی اور ظلم وزیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو} المآئدۃ (2).

فروخت کرنے والا تاجر لباس اور کپڑے کی نوعیت اور اس لباس کو خریدنے والی عورت کے حال سے یہ معلوم کرسکتا ہے کہ اس کا استعمال کیسا ہوگا.

تو بعض لباس اور کپڑے ایسے ہیں جنہیں دیکھ کی عادتا یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ عورت چاہے جتنی بھی بے پردہ ہو وہ یہ لباس اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کے سامنے نہیں پہن سکتی، اور اسے پہن کر غیر محرم اور اجنبی مرد کے سامنے عورت کے لیے نکلنا ممکن ہی نہیں.

اور کچھ ایسے کپڑے اور لباس ہیں جن کے متعلق فروخت کرنے والے کا غالب گمان اور بعض اوقات یقین ہوتا ہے ہوتا ہے کہ اسے خریدنے والی عورت اسے حرام کام میں استعمال کریگی.

تو فروخت کرنے والے کے لیے واجب اور ضروری ہے کہ خریدنے والی عورت کی حالت دیکھ کر جو اسے علم ہو یا اس کے غالب گمان میں آئے اس پر عمل کرے.

اور بعض اوقات لباس اور کپڑے کا استعمال مباح اور جائزیا پھر حرام استعمال بھی ہو سکتا ہے، لیکن عورتوں کے لیے پردے کا التزام، یا پھر حکومت کا انہیں سختی سے پردہ کروانا اس لباس کے حرام استعمال سے روک سکتا ہے، تو اس حالت میں یہ لباس فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوگا.

تیسری حالت :

فروخت کرنے والے کو شک اور تردد ہو کہ آیا یہ لباس اور کپڑا مباح کام میں استعمال ہوگا یا حرام کام میں؟ اس لیے وہ لباس اور کپڑا دونوں طرح استعمال ہو سکتا ہے، اور ان میں سے کسی ایک کو راجح کرنے میں کوئی قرینہ بھی نہ پایا جاتا ہو، تو اس حالت میں وہ لباس اور کپڑا فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں.

کیونکہ اصل میں بیع مباح ہے اور حرام نہیں، اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اللہ تعالی نے خرید و فروخت حلال کی ہے }.البقرۃ(275).

اس لیے یہ لباس اور کپڑا خریدنے والے کو چاہیے کہ وہاں استعمال کرے جہاں اللہ تعالی نے حلال کیا ہے، اور اسے حرام طریقہ سے استعمال کرنا جائز نہیں.

مندرجہ بالا سطور کی تائید میں ذیل میں چند ایک علماء کرام کے فتاوی جات پیش کیے جاتے ہیں :

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

عورتوں کی زیبائش والی اشیاء کی تجارت کرنے کا حکم کیا ہے، اور اسے ایسی عورت کو فروخت کرنے کا حکم کیا ہوگا جس کی حالت سے فروخت کرنے والے کو یہ معلوم ہے کہ یہ اسے استعمال کر کے بے پردہ ہو کر غیر محرم مردوں کے سامنے سڑکوں پر گھومے گی، جیسا کہ اس کی حالت سامنے نظر آ رہی ہو، اور جس طرح کہ بعض علاقوں میں یہ بیماری اور مصیبت عام ہو چکی ہے؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"اگر تاجر کو یہ علم ہو جائے کہ اس کا خریدار اسے اللہ تعالی کے حرام کردہ کام میں استعمال کریگا تو اسے فروخت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں گناہ اور برائی اور ظلم و زیادتی پر تعاون ہوتا ہے.

لیکن اگر تاجر کو علم ہو جائے کہ خریدنے والی عورت اس کے ساتھ اپنے خاوند کے لیے بناؤ سنگھار کریگی، یا پھر اسے کچھ علم نہ ہو سکے تو پھر اس کی تجارت کرنا جائز ہے" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء(67/13).

فتوی کمیٹی کے علماء سے یہ سوال بھی دریافت کیا گیا :

عورتوں کے مخصوص میک اپ کا سامان اور زیبائش کی اشیاء فروخت کرنے کا حکم کیا ہے؟

یہ علم میں رہے کہ اسے استعمال کرنے والی اکثر عورتیں بے پردا اور فاجر اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمان قسم کی عورتیں ہوتی ہیں جو ان اشیاء کو اپنی خاوندوں کے علاوہ کسی اور کے سامنے زیبائش اختیار کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"اگر تو معاملہ بالکل ایسے ہی ہو جیسا سوال میں بیان ہوا ہے اور جب ان کی حالت سے یہ معلوم ہوتا ہو تو پھر ان کو یہ اشیاء فروخت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ گناہ و برائی اور ظلم و زیادتی میں معاونت ہوگی اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے :

.{اور تم گناہ و برائی اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو}۔المائدۃ (2). انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (105/13).

اور کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا :

مختلف قسم کی تنگ اور چست لیڈیز پتلون جیسے جینز، اور اسٹرٹش وغیرہ کا نام دیا جاتا ہے فروخت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

اور اسی طرح پورا سیٹ جو شرٹ اور پتلون اور اونچی ایڑی والے جوتے فروخت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

اور اسی طرح بالوں کو رنگنے کے لیے مختلف قسم کے رنگ اور کریم خاص کر عورتوں کے لیے مخصوص کی فروخت کا حکم بھی بتائیں ؟

شفاف قسم کا لیڈیز کپڑا یا جیسے شیفون کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اسی طرح آدھے بازو والی فراق اور اس سے بھی چھوٹے بازو یا بغیر بازو اور چھوٹے لیڈیز غرارے فروخت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

ہر وہ چیز جو حرام طریقہ پر استعمال کی جاتی ہو، یا غالب گمان ہو کہ یہ حرام میں استعمال ہوگا؛ تو اسے تیار کرنا اور باہر سے منگوانا اور اسے فروخت کرنا، اور مسلمانوں میں اس کی ترویج کرنا حرام ہے۔

آج بہت سی عورتیں اس میں پڑ چکی ہیں، اللہ تعالی انہیں صحیح راہ کی طرف ہدایت دے، وہ شفاف اور باریک اور تنگ اور چست اور چھوٹا لباس پہنتی ہیں، اور اس سب کی بنا پر پرفتن جگہیں اور جسم کے اعضاء اور زیبائش والی جگہ اور عورت کے اعضاء بناوٹ غیر محرم مردوں کے سامنے عیاں ہوتی ہے.

شیخ الاسلام بان تیمیہ رحمہ اللہ کا قول ہے :

"ہر وہ لباس جس کے متعلق غالب گمان ہو کہ اسے پہن کر معصیت میں تعاون لیا جائیگا؛ تو جو شخص اس سے معصیت و نافرمانی اور ظلم میں مدد اور معاونت حاصل کرے اس کے لیے اسے فروخت کرنا اور اسے سلائی کر کے دینا جائز نہیں.

اسی لیے جس کے متعلق یہ معلوم ہو کہ وہ اس کے ساتھ شراب نوشی کریگا اسے روٹی اور گوشت فروخت کرنا مکروہ سمجھا ہے، اور جس کے متعلق یہ علم ہو کہ وہ یہ خوشبوجات شراب نوشی اور فحاشی میں استعمال کریگا تو اسے یہ فروخت کرنی مکروہ ہے، اور اسی طرح ہر وہ چیز جو اصل میں مباح ہو جس اس کے متعلق علم ہو جائے کہ اس سے معصیت و نافرمانی میں معاونت حاصل کی جائیگی"

تو ہر مسلمان تاجر پر اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنا واجب اور ضروی ہے، اور وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے وہ صرف وہی چیز تیار کرے یا فروخت کرے جس میں مسلمانوں کا بھلا اور ان کی خیر و بھلائی ہو، اور ہر اس چیز کو ترک کر دے جس میں مسلمانوں کا نقصان اور انہیں ضرر پہنچتا ہو، اور حرام سے اجتناب کر کے حلال پر ہی اکتفا کرنے میں غنا اور اللہ

کی رضا ہے.

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کریگا اللہ تعالی اس کے لیے چھٹکارے کی راہ نکال دے گا، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیگا جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہ ہو}.الطلاق (2–3).

اور یہی خیر خواہی ایمان کا تقاضا بھی ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں}.التوبۃ (71)

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان یہی ہے :

"دین خیر خواہی ہے"

صحابہ نے عرض کیا کس کے لیے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالی کے لیے، اور اس کے رسول کے لیے، اور مسلمان اماموں اور حکمرانوں کے لیے، اور عام مسلمان لوگوں کے لیے"

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اور جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ میں نماز کی پابندی کرونگا، اور زکاۃ ادا کرونگا، اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کرونگا"

متفق علیہ

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی سابقہ کلام :

"اور اس لیے انہوں نے ایسے شخص کے لیے روٹی اور گوشت فروخت کرنا مکروہ سمجھا ہے جس کے متعلق علم ہو جائے کہ وہ اس پر شراب نوشی کریگا ... الخ"

سے کراہت تحریمی مراد ہے، جیسا کہ دوسرے مقام پر شیخ رحمہ اللہ کے فتاوی جات سے معلوم ہوتا ہے" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (109/13).

واللہ اعلم.